بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 15 جولائی 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مرتدین باغیوں کے خلاف مہمات کا ذکر جاری ہے۔ اس ضمن میں آخری مہم کندہ اور حضر موت کے علاقہ میں تھی۔ تاریخ میں ملتا ہے کہ جب صنعاء میں حضرت مہاجر اچھی طرح قائم ہو گئے تو آپ نے حضرت ابو بکر کو خط لکھ کر تفصیل بیان فرمائی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مہاجر اور حضرت عکرمہ کو لکھا کہ وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں او رپھر دونوں مل کر حضر موت اور کندہ میں زیاد بن لبید کا ساتھ دیں۔

کندہ قبیلہ کے متعلق لکھا ہے کہ ارتداد سے قبل جب حضر موت کا علاقہ اسلام لے آیا تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ کندہ کی زکوٰۃ حضر موت میں اکٹھی کی جائے اور حضر موت کی زکوٰۃ کندہ میں بھجوادی جائے۔ یعنی یہ رقم ایک دوسرے پر خرچ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مختلف وجوہات کی وجہ سے کندہ اور حضر موت کے علاقہ کے لوگوں میں باہمی رضا مندی نہ ہو سکی اور دونوں علاقہ جات کے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور ارتداد کا اعلان کیا۔ اس علاقہ میں زکوٰۃ لینے کیلئے حضرت زیاد قائم تھے۔ جب انھوں نے بغاوت کا سامنا کیا تو انھوں نے حضرت مہاجر اور حضرت عکرمہ کا انتظار کیا کہ وہ آجائیں تو زکوٰۃ کا مال حضر موت والوں سے اکٹھا کیا جائے۔ ان تینوں نے مل کر حضر موت اور کندہ کے علاقہ میں جہاد کیا اور تمام باغیوں کو شکست دیکر امن قائم کیا۔ یہاں کا ایک سردار جس کا نام اشعث تھا اور تمام قیدیوں کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ بھجوا دیا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو آخر کار معاف فرما دیا۔

اس علاقہ میں فتح کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مہاجر کو اختیار دیا کہ حضر موت یا یمن میں سے کوئی ایک علاقہ اپنی حکومت کیلئے پسند کر لیں۔ انہوں نے یمن کا علاقہ پسند فرمایا۔ اس مہم کے ساتھ باغیوں کے خلاف مہمات کا انجام ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان علاقہ جات کے حکمرانوں کو نئی حکومت کے متعلق لکھا کہ میرے نزدیک آپ لوگ اپنی حکومت میں صرف ان لوگوں کو شامل کریں جن کا دامن ارتداد سے پاک رہا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اس زمانہ کے اکثر مصنفین اور تاریخ دانوں نے لکھا ہے کہ یہ جنگیں جھوٹے نبوت کے دعویداروں کے خلاف اور اسلام سے ارتداد کی وجہ سے تھیں۔ اور ان لوگوں کو تلوار سے قتل کرنے کا حکم ہوا۔ لیکن جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی محض نبوت کے دعویٰ کی وجہ سے جنگ نہیں کی۔ اصل وجہ ان کی باغیانہ کاروائیاں تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مولانا مودودی صاحب کا یہ خیال غلط ہے کہ صحابہ نے تمام نبوت کے دعویداروں یا اسلام سے پھرنے والوں کے خلاف جہاد کیا تھا اور یہ جہاد کی اصل وجہ تھی۔ حقیقت میں ان سب نے اسلامی حکومت سے بغاوت کی تھی اور اعلانِ جنگ کیا تھا۔ جو چار مشہور نبوت کے دعویدار ہیں یعنی مسیلمہ، اسود، سجاح، خویلد تو ان سب نے نبوت کے اعلان کے ساتھ اپنے علاقہ جات میں حکومت کا اعلان بھی کر دیا تھا اور مدینہ کی ریاست کی اطاعت سے منکر ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں نے زکوۃ یعنی ٹیکس دینے سے بھی انکار کر دیا تھا اور اعلان کیا تھا کہ اگر ہماری بات نہ مانی گئی تو ہم مدینہ پر حملہ کریں گے۔

ان مہمات کے ساتھ عرب میں تمام بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔ ایک تاریخ دان نے لکھا کہ ان مہمات کی کامیابی سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی لیاقت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ الٰہی تائید آپ کے ساتھ تھی۔ ایک سال سے کم وقت میں اتنے بڑے علاقہ میں بغاوت پر قابو پالینا اور اسلام کی حکومت دوبارہ قائم کر لینا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ ۞وَاَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه۞عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ۞اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞